مقامی عجائب گھر میں ۲۵ ہزار سے زائد نوادرات کی منتقلی مکمل

• صفحہ ۵

سرکاری اسکولوں کے بچوں میں غذائی کمزوری کے خاتمے کے لیے ’دودھ کا گھونٹ‘ منصوبہ شروع

• صفحہ ۵

ادارہ

مدیر: عبدالحق نوری

نائب مدیر: سلمیٰ رحمت

منتظمِ اشاعت: فرخ جمیل

سرورق: ثمینہ ارشد

ہدایات: صفحہ ۷

رابطہ: ۰۴۲-۳۵۷۱۲۰۹۸

(نمائندہ خصوصی سے) ضلع کونسل کے چیف آفیسر نے کہا ہے کہ ضلع کے تمام سرکاری اسکولوں میں بچوں کو ہفتے میں تین دن دودھ پلایا جائے گا۔ یہ منصوبہ ۱۵ فروری سے شروع ہوگا۔ پہلے مرحلے میں ۱۲۰ اسکولوں کے ۹ ہزار بچوں کو شامل کیا جائے گا۔

ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’ہمارے بچے کتابیں تو پڑھ لیتے ہیں، مگر کئی کے چہرے پر خون کی کمی صاف دکھائی دیتی ہے۔ دودھ کا ایک گلاس ان کی زندگی بدل سکتا ہے‘۔ انہوں نے کہا کہ ہر بچے کو ۲۰۰ ملی لیٹر دودھ دیا جائے گا۔

منصوبے کے لیے ۱۸ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ضلع کونسل کے ایجوکیشن آفیسر محمد یونس بلوچ نے بتایا کہ دودھ کی خریداری مقامی دیہی کوآپریٹو سوسائٹیوں سے کی جائے گی تاکہ کسانوں کو بھی فائدہ ہو۔ ’ہم نے کوشش کی ہے کہ دودھ تازہ اور صاف ہو، اس کے لیے ہر مرکز پر ایک نگران مقرر کیا گیا ہے‘۔

تاہم بعض والدین نے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ کچھ کا کہنا ہے کہ بچے اسکول میں دودھ پینے سے انکار کر سکتے ہیں، جبکہ کئی علاقوں میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے باعث دودھ کے خراب ہونے کا بھی خدشہ ہے۔ اس پر ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’اگر کسی بچے کو دودھ سے الرجی ہے تو اس کے لیے متبادل کا انتظام کیا جائے گا‘۔

ضلع کونسل کے ترجمان کے مطابق منصوبے کی نگرانی کے لیے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جو ہر ماہ رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی میں والدین کے نمائندے بھی شامل ہیں۔

(نمائندہ خصوصی سے) ضلع کونسل کے چیف آفیسر نے کہا ہے کہ ضلع کے تمام سرکاری اسکولوں میں بچوں کو ہفتے میں تین دن دودھ پلایا جائے گا۔ یہ منصوبہ ۱۵ فروری سے شروع ہوگا۔ پہلے مرحلے میں ۱۲۰ اسکولوں کے ۹ ہزار بچوں کو شامل کیا جائے گا۔ ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’ہمارے بچے کتابیں تو پڑھ لیتے ہیں، مگر کئی کے چہرے پر خون کی کمی صاف دکھائی دیتی ہے۔ دودھ کا ایک گلاس ان کی زندگی بدل سکتا ہے‘۔ انہوں نے کہا کہ ہر بچے کو ۲۰۰ ملی لیٹر دودھ دیا جائے گا۔ منصوبے کے لیے ۱۸ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ضلع کونسل کے ایجوکیشن آفیسر محمد یونس بلوچ نے بتایا کہ دودھ کی خریداری مقامی دیہی کوآپریٹو سوسائٹیوں سے کی جائے گی تاکہ کسانوں کو بھی فائدہ ہو۔ ’ہم نے کوشش کی ہے کہ دودھ تازہ اور صاف ہو، اس کے لیے ہر مرکز پر ایک نگران مقرر کیا گیا ہے‘۔ تاہم بعض والدین نے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ کچھ کا کہنا ہے کہ بچے اسکول میں دودھ پینے سے انکار کر سکتے ہیں، جبکہ کئی علاقوں میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے باعث دودھ کے خراب ہونے کا بھی خدشہ ہے۔ اس پر ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’اگر کسی بچے کو دودھ سے الرجی ہے تو اس کے لیے متبادل کا انتظام کیا جائے گا‘۔